المحرم الحرام ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:67)

دوست کسے بنایا جائے؟

- دوست سے مدد کی توقع رکھنا کیسا؟ 02
- مور کے پر کے ساتھ چینی رکھنا کیسا؟ 08
- کبوتر کا گھونسلا نوچنا کیسا؟ 20
- شکار کرنا کیسا؟ 24

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دوست کسے بنایا جائے؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۸ صَفحات) مکمَّل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اس کے اس دِن اور اس رات کے گناہ بخش دے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوست کسے بنایا جائے؟

سُوال: دوست کسے بنائیں کیونکہ آج کل کوئی دوست ٹھیک نہیں ہے؟

جواب: ایسا نہیں کہ کوئی دوست ٹھیک نہیں ہے بلکہ ہمیں دوست تلاش کرنا نہیں آتا ورنہ اچھے دوست بھی مل سکتے ہیں۔ دوست ایسا ہو جسے دیکھ کر خُدا یاد آجائے، دوست وہ ہو جس کی باتیں سُن کر دُنیا سے بے رَغبتی اور آخرت کی طرف رَغبت پیدا ہو جائے[3] دوست وہ ہو جو گناہوں سے نفرت اور نیکیوں کی رَغبت دِلانے والا ہو اور دوست وہ ہو جو فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ تہجد پر بھی لگا دے۔ بہر حال دوست اسے بنانا چاہیے جو آخرت کی بہتری کے لیے ہمارے کام آئے۔ اگر کوئی ایسا دوست مل جائے تو اس پر ہاتھ رکھ دیا جائے، لیکن ایسے دوست کہاں ملیں گے؟ بَدقسمتی سے آج کل

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۰ مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۴۱ھ بمطابق 10 ستمبر 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... معجم کبیر، قیس بن عائذ ابو کاھل، ۱۸/ ۳۶۲، حدیث: ۹۲۸۔

3 ...... مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب ای الجلساء خیر، ۱۰/ ۳۸۹، حدیث: ۱۷۶۸۲ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

دوستی کا یہ مِعْیار ہی نہیں ہے۔ اگر کوئی دِینی بات کرے تو اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ تو مُلّا ہے، جب دیکھو یوں بولتا ہے لہٰذا اس سے دوستی نہیں کرنی۔ آج کل لوگ دوستی اسی سے کرتے ہیں جو چٹکلے اور گانے سُنائے، مُنہ پھٹ ہو، ہاہا کر کے ہنستا ہو، مذاق مَسخری کرنے والا ہو اور پیسے بھی خرچ کرنے والا ہو حالانکہ ایسا دوست اچھا نہیں ہوتا۔ یاد رکھیے! اچھے دوست کم یاب ضَرور ہیں مگر نایاب نہیں ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رَسُول کی صحبت میں رہیں تو اِنْ شَآءَ اللہ اچھی صحبت اور اچھے دوست مل جائیں گے۔

دوست سے مدد کی توقع رکھنا کیسا؟

سُوال: آج کل دوستی کا مِعْیار یہ بنایا جاتا ہے کہ "دوست وہ ہو جو مصیبت میں کام آئے" اور یہ ذہن ہوتا ہے کہ دوست کا اَخلاقی فرض بنتا ہے کہ وہ ہماری مدد کرے تو دوست سے ایسی توقع رکھنا کیسا ہے؟

جواب: دوست کی ایک صفت یہ بھی ہونی چاہیے کہ وہ مصیبت میں کام آئے۔[1] ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس ان کا دوست آیا، گھر پر دَستک دی اور کہا کہ مجھے اتنی رَقم کی ضَرورت پڑ گئی ہے۔ وہ بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اندر گئے، بیگم صاحبہ سے پیسے لیے اور اسے دے دیئے اور پھر رونے بیٹھ گئے۔ بیگم صاحبہ نے کہا: اگر ایسا ہی تھا تو آپ نے رَقم اسے کیوں دی؟ ان بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں اِس لیے نہیں رو رہا کہ مجھے پیسے دینا پڑے بلکہ میں تو اِس لیے رو رہا ہوں کہ اسے میرے دَروازے پر آنا ہی کیوں پڑا؟ میں نے اِس بات کی پہلے سے خبر کیوں نہیں رکھی کہ وہ ضَرورت مند ہے۔ اگر خبر ہوتی تو اس سے پہلے کہ وہ میرے گھر پر آتا میں چپکے سے اس کی ضَرورت پوری کر دیتا۔[2] دوست تو واقعی وہی ہے کہ جو مصیبت میں کام آئے بلکہ مصیبت آنے سے پہلے اس کی روک تھام کرنے والا بھی ہو لیکن آج کل لوگ مطلبی ہیں۔

اللہ کریم ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ..... اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: تمہارا سچا دوست وہ ہے جو تمہارا ساتھ دے اور تمہارے فائدے کے لئے خود کو نقصان پہنچائے۔ جب تمہیں گردشِ زمانہ پہنچے تو تمہارا سہارا بنے اور تمہاری حفاظت کے لئے اپنی چادر پھیلا دے۔ (احیاء العلوم، کتاب آداب الالفۃ والاخوۃ... الخ، الباب الاول فی فضیلۃ الالفۃ والاخوۃ... الخ، ۲/۲۲۲۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۲/۶۲۲)

2 ..... احیاء العلوم، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ۳/۳۱۱۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۳/۷۵۸۔

www.dawateislami.net

ایک ہی دوست پر دعوت کا بوجھ نہ ڈالتے رہیں

سُوال: اگر کوئی شخص ہمارے گھر آئے اور کہے کہ آج آپ کی طرف سے میری دعوت ہے اور نہ چاہتے ہوئے بھی ہم اس کو کھلائیں تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ خود اس کے گھر جا جا کر کھاتا رہے اور آج اس نے کہہ دیا کہ میں تیرے گھر کھاؤں گا تو اب اسے ناگوار گزر رہا ہے، ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ بعض اوقات ہوٹلوں میں جاتے ہیں تو ایک ہی دوست پیسے دے رہا ہوتا ہے، کبھی وہ کہہ دے کہ آج تم پیسے دو تو بُرا لگ جاتا ہے کیونکہ "منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں" اب اسے بُرا لگ جائے تو اس کا کیا علاج ہے؟ ایسا ہونا نہیں چاہیے اور نہ ہی ایک پر بوجھ بننا چاہیے بلکہ یوں ہو کہ کبھی یہ پیسے دے اور کبھی وہ دے۔ بعض اوقات اتنا فرق ہوتا ہے کہ ایک دوست بہت مالدار ہوتا ہے اور دوسرا غریب، اس صورت میں وہی آگے بڑھتا رہتا ہے لیکن اس طرح مالدار کا مال کھانا ہضم نہیں ہوتا کبھی نہ کبھی وہ پورا وُصول کرلے گا لہٰذا کبھی خود بھی جیب میں ہاتھ ڈال کر پیسے دے دینے چاہئیں، ورنہ تہمت بھی لگ سکتی ہے کہ مال کھانے کے لیے ایسے دوست کی خوشامد کرتا رہتا ہے اور بہلا پُھسلا کر اس کا مال کھاتا رہتا ہے۔

کیا ہمیں بھی دوسروں کو دعوتِ اسلامی کے ماحول سے قریب کرنا چاہیے؟

سُوال: جب ہم دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ نہیں تھے تو ایسے دوستوں کی کثرت تھی کہ جنہیں ہمارا دوست نہیں ہونا چاہیے تھا اور پھر دعوتِ اسلامی والے بھی ملتے تھے جو واقعی دوست بنانے کے لائق تھے مگر ہم ان سے دُور بھاگتے تھے، اس کے باوجود انہوں نے کسی نہ کسی طرح ہم سے رابطہ کرکے اور شفقتیں دے کر ہمیں اپنے قریب کیا اور یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کے قریب آگئے۔ اگر وہ کوشش نہ کرتے تو ہم دعوتِ اسلامی سے قریب نہ ہو پاتے، کیا ہمیں بھی ان کی طرح دوسرے لوگوں پر کوشش کرکے انہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے قریب کرنا چاہیے تاکہ وہ بھی اچھے ماحول کی برکتیں پائیں اور انہیں بھی اچھے دوست مل جائیں؟ (رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: دعوتِ اسلامی سے وابستہ جو لوگ اس وقت عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں بیٹھے ہیں انہیں یہ معلوم ہو

www.dawateislami.net

گا کہ ذِمّہ دار اسلامی بھائیوں نے کیسے کیسے جَتَن کیے ہوں گے اور کس طرح بہلا پُھسلا کر انہیں تیار کیا ہوگا؟ کسی کو ماں سے اِجازت دِلوائی ہوگی اور کسی کے باپ کو فون کر کے منایا ہوگا کہ ان کو میرے ساتھ اِجتماع وغیرہ میں بھیج دیں۔ اِسی طرح ہمارے ذِمّہ داران لوگوں کو جمع کر کے مَدَنی قافلوں میں سفر کروانے کے لیے لاتے ہوں گے اور مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کے لیے گھروں سے اِجازت دِلواتے ہوں گے۔ ظاہر ہے کام کرنے سے ہوتا ہے، صرف بول دینے سے نہیں ہوتا۔ جو لوگ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرتے ہیں ان کے ساتھ مِل کر اگر سب کوششیں کریں تو اِنْ شَآءَ اللہ ہماری مَساجد آباد ہو جائیں گی اور نیکی کی دعوت کی دھوم دھام ہو جائے گی۔

کیا صِرف زبان سے محبت کا اِظہار کافی ہے؟

سُوال: کہا جاتا ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور دِیگر اہلِ بیت سے محبت ہونی چاہیے تو کیا صِرف زبانی طور پر یہ کہہ دینے سے محبت ہو جائے گی کہ مجھے حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آل اَولاد سے محبت ہے یا پھر اِس کے لیے کچھ کرنا بھی ہوگا؟ نیز یہ کس طرح پتا چلے گا کہ میں اہلِ بیت سے محبت کرتا ہوں؟

جواب: محبت قلبی کیفیت کا نام ہے۔ صِرف زبان سے کہنا نہ تو محبت کے لیے کافی ہے اور نہ ہی نقصان دہ ہے۔ اگرچہ محبت دِل کی کیفیت ہے مگر بعض اوقات زبان سے اِس کا اِظہار ہوتا ہے۔ رہی بات کہ یہ کیسے پتا چلے کہ آپ کو اہلِ بیت سے محبت ہے؟ تو اسے یوں سمجھیے کہ آپ کو اپنے والدین سے محبت ہے، اب اس کا پتا اِس طرح چلے گا کہ اگر آپ کے والدین بیمار ہو جائیں تو آپ ان کا علاج کروانے کے لیے بھاگ دوڑ کریں گے، دِل جلائیں گے، دُعائیں کریں گے اور دوسروں سے بھی دُعائیں کروائیں گے تو یوں آپ اپنے اندر ایک بے چینی سی پائیں گے۔ اِسی طرح آپ کو اپنی اَولاد سے محبت ہے، اگر اسے کوئی حادثہ پیش آجائے تو آپ تڑپیں گے کہ میرے بیٹے کو یہ ہو گیا، اسے علاج کے لیے لے کر بھاگیں گے تو یہ آپ کی طرف سے محبت کا اِظہار ہو رہا ہے۔ اگر کسی اور کے ماں باپ بیمار ہوتے اور آپ کو پتا چلتا تو کچھ خاص فرق نہ پڑتا۔ یوں ہی اگر کسی اور کے بیٹے کی ٹانگ کٹ جائے تو آپ کو کوئی فرق نہیں پڑے گا اور آپ کے بیٹے کی اُنگلی کٹ جائے تو آپ اسے لے کر ڈاکٹر کے پاس پہنچ جائیں گے، یہ سب محبت ہی کی وجہ سے ہے۔ اب آپ دیکھ لیں کہ اہلِ بیتِ اَطہار کو جو تکالیف

www.dawateislami.net

پہنچی ہیں، اِس سے ہماری قلبی کیفیت کیا ہے اور ہمیں اِس کا کتنا اِحساس ہے؟ تو یوں محبت کا پتا چل جائے گا۔

آپ کو حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے محبت ہے، انہوں نے داڑھی رکھی تھی، ان کے والدِ محترم مولا مشکل کُشا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی بھری ہوئی داڑھی تھی اور ان کے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھی نورانی داڑھی تھی تو اب آپ کی محبت کیا کہتی ہے؟ یاد رکھیے! آج کل داڑھی کو اوپر نیچے سے کاٹ کر چند بال چھوڑ دیئے جاتے ہیں حالانکہ اہلِ بیت کی ایسی نوکیلی داڑھیاں نہیں تھیں۔ اہلِ بیت سے محبت کا دَم بھرنے والے اہلِ بیت جیسی داڑھیاں رکھ کر اہلِ بیت سے محبت کا اِظہار کریں۔ امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے آخری وقت بھی سجدہ کیا تھا، اس دِن کی نمازِ فجر اپنے خیمے میں باجماعت ادا کی تھی۔[1] دشمن چاروں طرف سے تلواریں چمکا رہے تھے مگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اللہ پاک کے حضور سجدے میں جھکے ہوئے تھے اور نمازیں پڑھ رہے تھے اور ہم صِرف نیاز کھا کر دِل کو منا لیتے ہیں کہ ہم اہلِ بیت سے محبت کرتے ہیں۔ اِتنی اِتنی دیگیں کھچڑا پکاتے ہیں جبکہ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تین دِن کے بھوکے پیاسے تھے۔ یاد رہے! کھچڑا کھانا اور نیاز کرنا دونوں جائز کام ہیں میں صِرف چوٹ کر رہا ہوں کہ ہم خالی نیازی ہیں پتا نہیں نمازی کب بنیں گے؟ اہلِ بیت کی اصل محبت ان کی پیروی کرنا اور ان کے نقشِ قدم پر چلنا ہے۔ ہمیں نیاز کھانے کے ساتھ ساتھ ان کے عمل نماز کو بھی اپنانا چاہیے مگر کیا کریں ہمیں نیند بڑی پیاری ہے، رات کو نمازِ فجر پڑھنے کا ذہن بنتا ہے مگر فجر کی نماز کے وقت اس بات کا ہوش ہی نہیں ہوتا کہ نماز پڑھنی ہے۔ واقعۂ کربلا سے یہ دَرس ملتا ہے کہ ہمیں پانچوں نمازیں پابندی سے ادا کرنی ہیں اور وقت آنے پر دِین کی خاطر ہر طرح کی قربانی بھی پیش کرنی ہے۔ اللہ کریم ہمیں صحابۂ کرام و اہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کی حقیقی محبت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

امام زَیْنُ الْعَابِدِیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو جنگ کرنے کی اِجازت نہ ملنے کی وجہ

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا امام زَیْنُ الْعَابِدِیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو میدانِ کربلا میں جنگ کرنے کی اِجازت کیوں نہ ملی تھی؟[2]

---

1 ..... الکامل لابن عدی، ذکر مقتل الحسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، ۳/۴۱۷ـ

2 ..... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا امام زَیْنُ الْعَابِدِیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیمار تھے اِس لیے انہیں میدانِ کربلا میں جنگ کی اِجازت نہ ملی تھی، یوں یہ اپنے لوٹے ہوئے قافلے کے ساتھ واپس ہوئے تھے۔ یزیدیوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو شہید کرنے کی کوشش کی مگر نہ کر سکے، یہ اللہ پاک کی شان تھی کہ کوئی ایسی صورت بن گئی کہ انہیں بچا لیا گیا۔[1] اگر حضرتِ سَیِّدُنا امام زَیْنُ الْعَابِدِیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی شہید ہو جاتے تو حسینی سیدوں کا سلسلہ کس طرح چل پاتا؟ اللہ پاک کی یہ مشیت تھی کہ حسینی سیدوں کا سلسلہ چلنا تھا اس لیے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ شہید نہ ہوئے۔

دُنیا میں ملنے والی نعمت آخرت کی 100 نعمتیں کم کر دیتی ہے

سُوال: شَبِ بَراءت اور عاشورا کے موقع پر کافی نیاز و خیرات کا اِہتمام ہوتا ہے اور پڑوس سے بھی کافی نیازیں وغیرہ آتی ہیں تو یوں دَسترخوان پر بہت سی نعمتیں موجود ہوتی ہیں اور یہ بات بھی سُنی ہے کہ دُنیا میں ایک نعمت کا ملنا آخرت کی 70 نعمتوں کو کم کر دیتا ہے، کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب: مَاشَآءَ اللہ خوفِ خُدا والا سُوال ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ دُنیا میں جو بھی نعمت ملتی ہے آخرت کی 70 نعمتوں کو کم کر کے ملتی ہے، اس سے زیادہ کے اَقوال بھی موجود ہیں۔[2] ہم دُنیا کی نعمتیں، دولتیں اور آسائشیں پا کر مَست پڑے ہوئے ہیں اور ہمیں آخرت کی فکر نہیں ہے حالانکہ جتنی زیادہ دولت اور آسائشیں دُنیا میں مل رہی ہیں اتنی زیادہ آخرت میں کم ہو رہی ہیں۔

نیاز کے کھانے میں غریبوں کو بھی شریک کیجیے

سُوال: مُحَرَّمُ الْحَرام کے مہینے میں بہت ساری نیاز آجاتی ہے، پوچھنا یہ تھا کہ اگر زیادہ نیاز آجائے تو اسے ضائع کرنا

---

1 ...... ابنِ عساکر، علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب، ۴۱/۳۶۷، رقم: ۴۸۷۵۔

2 ...... حضرتِ سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جب دُنیا میں کسی کو نعمتوں سے نوازا جاتا ہے تو آخرت میں اُس کے 100 حصّے کم کر دیئے جاتے ہیں، کیونکہ وہاں تو صرف وُہی ملے گا جو دُنیا میں کمایا ہے، لہٰذا انسان کے اِختیار میں ہے کہ وہ حصہ آخرت میں کمی کرے یا زیادتی۔ مزید فرمایا: دُنیا میں عُمدہ لباس اور اچھا کھانے کی عادت مت ڈالو کہ محشر میں ان چیزوں سے محروم کر دیئے جاؤ گے۔ (تذکرۃ الاولیا، ذکر فضیل بن عیاض، ۱/۸۵)

www.dawateislami.net

حرام ہو گا یا کیا حکم ہو گا؟

جواب: اس کو فریج میں رکھ لیں یا پڑوسیوں کو دے دیجیے۔ ہو سکتا ہے آپ کے تعلقات زیادہ ہوں اس وجہ سے زیادہ نیاز جمع ہو جاتی ہو ورنہ جن کے تعلقات کم ہوتے ہیں ان کے پاس نیاز بھی کم ہی آتی ہے۔ بہت سارے ایسے بھی ہوتے ہوں گے جو شربت پینے اور کھچڑا کھانے کے لیے ترستے ہوں گے، ایسے لوگوں کو تلاش کر کے دے دیں لیکن ضائع نہ کریں۔ یہ وَسوسہ نہ پالیں کہ وہ نہیں کھائیں گے یا پھینک دیں گے بس آپ ان کو دے دیں آگے ان کی مَرضی ہے وہ اس کا کیا کرتے ہیں۔

گناہوں بھری رُسومات ختم کرنے کا طریقہ

سُوال: اگر خاندان میں نسل دَر نسل گناہوں بھری رُسومات چل رہی ہوں تو ان کی روک تھام کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اِس کی کئی صورتیں ہیں: مثلاً بعض قبیلوں میں خاندانی قتل دَر قتل کا سِلسِلہ ہوتا ہے جو کہ بہت گھناؤنا اور غَلَط کام ہے کیونکہ باپ کا بدلہ بیٹے سے نہیں لیا جاتا اور قیامت میں بھی باپ کا بدلہ بیٹے سے نہیں لیا جائے گا بلکہ جو جُرم کرے گا وہی مجرم ہے۔ بعض قبیلوں میں جو نسل دَر نسل قتل و غارت گری کا سِلسِلہ رہتا ہے یہ دورِ جاہلیت کا طریقہ ہے لہٰذا اسے مسلمانوں میں ہر گز نہیں ہونا چاہیے، جو ایسا کرتے ہیں انہیں توبہ کے تقاضے پورے کرتے ہوئے توبہ کرنی چاہیے، ایسا نہیں کہ قتلِ ناحق کیا اور صرف توبہ کر کے فارغ ہو گئے بلکہ توبہ کے تقاضے بھی پورے کرنے ہیں۔ غَلَط رُسوم ہمارے مُعاشرے میں بہت ہیں، عام طور پر لوگ یہی بولتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا یہ کرتے تھے اِس لیے ہمیں بھی یہ کرنا ہے۔ بعض اوقات گھر میں ایک آدھ ایسا مردِ مجاہد پیدا ہو جاتا ہے کہ جس کا مذہبی ذہن ہوتا ہے اور وہ پاور فل طریقے سے اپنے گھر میں سے غَلَط رُسوم کو بند کروا دیتا ہے۔ آپ کو دعوتِ اسلامی میں ایسے بہت سے لوگ ملیں گے کہ جن کی جدی پشتی رُسوم دعوتِ اسلامی کے مُبلِّغ کی وجہ سے اب ختم ہو چکی ہوں گی۔ یاد رہے! جو خلافِ شرع اور گناہوں بھری رُسوم ہیں انہیں ہر صورت میں ختم کرنا ہے، اگر گھر والے نہیں مانتے تو خود الگ ہو جائیں اور ان میں شریک نہ ہوں کہ اس کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ بعض چھوٹی چھوٹی فضول رُسوم ہوتی ہیں جو خرچہ کرواتی اور بسا اوقات آدمی کو قرض میں ڈال دیتی

www.dawateislami.net

ہیں ان کا بھی خاتمہ ضَروری ہے۔ ان رُسوم کو ختم کرنے کے لیے دُعا بھی کریں اور کوشش بھی کریں اور ایک ایک کا ذہن بنائیں، مثلاً گھر میں ایک کا ذہن بنا ہوا ہے تو اُسے چاہیے کہ اپنے خاندان میں نظر ڈالے کہ کس میں نرم گوشہ ہے جو میرے ساتھ تعاون کرے گا پھر آہستہ آہستہ اس کا ذہن بنائے، جب اس کا ذہن بن جائے تو یہ دو ہو جائیں گے اور اب دونوں مل کر کسی تیسرے کا ذہن بنائیں تو یوں کوشش کرنے سے ان رُسوم کا خاتمہ ہو جائے گا۔ محاورہ ہے: اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہ یعنی کوشش میری طرف سے ہو گی تکمیل اللہ پاک فرمادے گا یا پورا اللہ کریم کر دے گا۔

قرآنِ پاک میں مور کا پَر رکھنے میں کوئی حَرَج نہیں

سُوال: قرآنِ پاک میں مور کا پَر کیوں رکھتے ہیں؟

جواب: مور کا پَر بہت خوبصورت ہوتا ہے تو اس کی خوبصورتی کی وجہ سے عام طور پر قاعدہ پڑھنے والے بچے اسے رکھتے ہیں۔ پہلے بھی بچے مور کا لمبا یا چھوٹا سا پَر صفحہ نمبر یاد رکھنے کے لیے قاعدے میں رکھ دیتے تھے اور ہو سکتا ہے اب بھی رکھتے ہوں۔ بہر حال یہ خوبصورت ہوتا ہے اسے قرآنِ پاک میں رکھا جائے تو کوئی حَرَج نہیں ہے۔[1]

مور کے پَر کے ساتھ چینی رکھنا کیسا؟

سُوال: بعض بچے مور کے پَر کے ساتھ تھوڑی سی چینی بھی رکھ دیتے ہیں تا کہ مور کا پَر چینی کھائے اور بڑا ہو جائے، تو مور کے پَر کے ساتھ چینی رکھنا کیسا ہے؟

جواب: میں نے یہ پہلی بار سُنا ہے کہ بچے مور کے پَروں کو چینی کھلاتے ہیں۔ چینی رکھنے سے یہ نقصان ہو گا کہ جب چینی پگھلے گی تو قرآنِ کریم یا قاعدے کے صفحات پر اس کے دَھبے پڑیں گے اِس لیے چینی نہیں رکھنی چاہیے۔ بہر حال ہر چیز قرآنِ پاک میں رکھ دی جائے اِس کی اِجازت نہیں مل سکتی، البتہ مور کا پَر خوبصورت ہوتا ہے اسے رکھنے میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔

---

1 ...... مور کا پَر قرآنِ مجید میں رکھنا جائز ہے کیونکہ پَروں اور بالوں میں خون سرایت نہ کرنے کی وجہ سے یہ پاک ہوتے ہیں اور ان کو قرآنِ پاک میں رکھنا عُرفاً بھی بے اَدَبی نہیں سمجھا جاتا اور اَدب بے ادبی میں عُرف کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ (ملخص از فتاویٰ اہلسنت، غیر مطبوعہ)

www.dawateislami.net

کیا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رَسُول بھی تھے؟

سُوال: کیا حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رَسُول بھی تھے؟

جواب: جی ہاں، حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رَسُول بھی ہیں۔

رَسُول اور نبی میں کیا فرق ہے؟

سُوال: رَسُول اور نبی میں کیا فرق ہے؟

جواب: رَسُول نئی شریعت لاتے ہیں جبکہ نبی اسی شریعت کو آگے بڑھاتے اور اس کی تبلیغ فرماتے ہیں۔ یاد رہے! رَسُول بھی تبلیغ کرتے ہیں۔ (1)

امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو ابو حنیفہ کہنے کی وجہ

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو ابو حنیفہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: ”ابو حنیفہ“ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کُنیت ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَوراق لکھتے تھے اس لیے انہیں ”ابو حنیفہ“ کہا جاتا ہے یعنی اَوراق والے۔ (2)

کھانا کھاتے وقت بولنا کیسا؟

سُوال: کھانا کھاتے وقت بولنا کیسا ہے؟

جواب: کھانا کھاتے وقت بولنا جائز ہے اور اس وقت اچھی اچھی باتیں کرنی چاہئیں۔ جو لوگ آگ کی پوجا کرتے ہیں وہ کھانا کھاتے ہوئے جان بوجھ کر خاموش رہتے ہیں اور ان کے نزدیک یہ مسئلہ ہے کہ کھانے کے دَوران بولنا ہی نہیں چاہیے لہٰذا کھانا کھاتے ہوئے اچھی اچھی باتیں کی جائیں تاکہ ان کی نقالی نہ رہے۔ (3) اور اگر کوئی اکیلا بیٹھا ہے تو خالی بولنے اور فضول باتیں کرنے کی بھی ضَرورت نہیں ہے۔

---

1. ...... نبراس، النوع الثانی خبر الرسول، تعریف الرسول، ص ۵۴-۵۵۔
2. ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۲۸۔
3. ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثانی عشر فی الھدایا و الضیافات، ۵/ ۳۴۵ ماخوذاً۔

حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کتنا عرصہ بیمار رہے؟

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کتنا عرصہ بیمار رہے اور انہیں کیا بیماری تھی؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: تَذْکِرَۃُ الْاَنْبِیَا میں ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا ایوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے 18 سال بیماری اور تکلیف میں گزارے۔ [1] حضرتِ سَیِّدُنا اَیُّوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرتِ سَیِّدُنا اِسحاق عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اَولاد میں سے ہیں اور حضرتِ سَیِّدُنا اِسحاق عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بیٹے تھے۔ [2] حضرتِ سَیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خاندان سے ہیں۔ اللہ پاک نے آپ کو ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائی تھیں، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حَسین بھی تھے، اَولاد بھی کافی تھی اور مال بھی بہت تھا۔ اللہ پاک نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آزمائش میں مبتلا کیا چنانچہ آپ کی اَولاد مکان گرنے سے دَب کر فوت ہوئی، تمام جانور جس میں ہزارہا اونٹ اور ہزاروں بکریاں تھیں، سب مَر گئے۔ تمام کھیتیاں اور باغات بَرباد ہو گئے، حتّٰی کہ کچھ بھی باقی نہ رہا اور جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان چیزوں کے ضائع ہونے کی خبر دی جاتی تھی تو آپ اللہ پاک کی حمد بجالاتے یعنی اللہ پاک کی تعریف کرتے اور فرماتے تھے کہ میرا کیا ہے؟ جس کا تھا اُس نے لیا، جب تک اس نے مجھے دے رکھا تھا میرے پاس تھا، جب اس نے چاہا لے لیا۔ اس کا شکر ادا ہو ہی نہیں سکتا اور میں اس کی مَرضی پر راضی ہوں۔ اس کے بعد آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بیمار ہو گئے، اِس حال میں سب لوگوں نے چھوڑ دیا البتہ آپ کی زوجۂ محترمہ رَحمت بنتِ اَفرائیم نے نہ چھوڑا اور وہ آپ کی خدمت کرتی رہیں۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی یہ حالت سالہا سال رہی یعنی کئی سال تک رہی، آخر کار کوئی ایسا سبب پیش آیا کہ آپ نے بارگاہِ اِلٰہی میں دُعا کی: اے میرے رَب! بیشک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب رَحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ [3]

دیکھیے! یہ کتنا بڑا اِمتحان ہے! ہمارے یہاں اگر ایک بچہ بھی فوت ہو جاتا ہے تو لوگ کیسے کیسے گلے شکوے کرتے

---

1. تذکرۃ الانبیاء، ص۳۳۱۔
2. تفسیر نسفی، پ۲۰، العنکبوت، تحت الآیۃ: ۲۷، ص۸۹۰۔
3. تفسیر خازن، پ۱۷، الانبیاء، تحت الآیۃ: ۸۳، ۳/۲۸۶-۲۸۸ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

ہیں جبکہ حضرتِ سَیِّدُنا ایوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اتنی کثیر اَولاد چلی گئی، سارا مال چلا گیا، مکان چلے گئے اور ہزاروں اونٹ اور بکریاں سب مَر گئے لیکن آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ پاک کا شکر ہی ادا کرتے رہے اور فرمایا: اللہ پاک نے دیا تھا اور جب تک اس نے چاہا میں نے اس سے فائدہ اُٹھایا اور جب اس نے چاہا لے لیا، اس میں بے صبری کی کیا بات ہے؟ بندے کو اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

اَولیائے کِرام سے مُردے زندہ کرنے کا ثبوت

سُوال: کیا اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم سے مُردے زندہ کرنے کا ثبوت ملتا ہے؟

جواب: جی ہاں۔[1]

کسی کو بُرا بھلا کہا تو تلافی کس طرح کی جائے؟

سُوال: اگر کسی شخص کو بُرا بھلا کہا اور بعد میں اِحساس ہوا تو اس کی تلافی کیسے ممکن ہے؟

جواب: اگر کسی کو اس کے سامنے بُرا بھلا کہا یا اس کی غیر موجودگی میں کہا مگر اسے کسی طرح پتا چل گیا تو توبہ بھی کرنی ہو

---

1 ...... مُردوں کو زندہ کرنا یہ وہ کرامت ہے کہ بہت سے اَولیائے کِرام سے اس کا صُدُور ہو چکا ہے۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا عَلّامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب "حُجَّۃُ اللہِ عَلَی الْعَالَمِیْن فِیْ مُعْجِزَاتِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن" میں تحریر فرماتے ہیں: ❊ ابو عبید بسری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جو اپنے دور کے مَشاہیر اَولیا میں سے ہیں، ایک مرتبہ جہاد میں تشریف لے گئے۔ جب انہوں نے وطن کی طرف واپسی کا اِرادہ فرمایا تو ناگہاں ان کا گھوڑا مَر گیا، مگر ان کی دُعا سے اچانک ان کا مَرا ہوا گھوڑا زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا اور وہ اس پر سوار ہو کر اپنے وطن "بسر" پہنچ گئے اور خادم کو حکم دیا کہ اس کی زِین اور لگام اُتار لے۔ خادم نے جوں ہی زِین اور لگام کو گھوڑے سے جُدا کیا فوراً ہی گھوڑا مَر کر گر پڑا۔ ❊ حضرت شیخ مفرج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جو علاقہ مصر میں "صعید" کے باشندہ تھے، ان کے دَسترخوان پر ایک پرندے کا بچہ بُھنا ہوا رکھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ "تو اللہ پاک کے حکم سے اُڑ کر چلا جا۔" ان الفاظ کا ان کی زبان سے نکلنا تھا کہ ایک لمحہ میں وہ پرندے کا بچہ زندہ ہو گیا اور اُڑ کر چلا گیا۔ ❊ حضرت شیخ اہدل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک بلی پال رکھی تھی، ایک دن ان کے خادم نے اسے مارا جس کی وجہ سے وہ مَر گئی، خادم نے بلی کو باہر پھینک دیا۔ دو یا تین راتوں کے بعد شیخ نے خادم سے بلی کے متعلق پوچھا، خادم نے کہا: میں نے جانتا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے؟ پھر شیخ نے اپنی مَری ہوئی بلی کو پکارا تو وہ فوراً ان کے پاس آ گئی۔ ❊ حضور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دَسترخوان پر پکی ہوئی مُرغی کو تناول فرما کر اس کی ہڈیوں کو جمع فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اے مُرغی! تو اس اللہ پاک کے حکم سے زندہ ہو کر کھڑی ہو جا جو سڑی گلی ہڈیوں کو زندہ فرمائے گا۔ زبانِ مُبارَک سے ان الفاظ کے نکلتے ہی مُرغی زندہ ہو کر چلنے پھرنے لگی۔ ❊ حضرت شیخ زینُ الدّین شافعی مدرس مدرسہ شامیہ نے اس بچے کو جو مدرسہ کی چھت سے گر کر مَر گیا تھا، زندہ کر دیا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین، الخاتمۃ فی اثبات کرامات الاولیاء... الخ، المطلب الثانی فی انواع الکرامات، ص ۶۰۸-۶۰۹)

www.dawateislami.net

گی اور اس سے مُعافی بھی مانگنا ہوگی اور اگر اس کی غیر موجودگی میں کہا اور اسے پتا بھی نہ چلا تو اب مُعافی مانگنے کی ضَرورت نہیں صِرف توبہ کر لینا کافی ہے۔ (1)

سفر سے واپسی پر تحفہ لانا سُنَّت ہے

سُوال: کیا سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لیے کچھ نہ کچھ لے کر جانا سُنَّت ہے؟

جواب: جی ہاں، چاہے جھولی میں پتھر ہی ڈال کر لے جائے۔ (2) سمجھ میں یہی آتا ہے کہ کچھ نہ کچھ گھر لے جائے اگرچہ جھولی میں پتھر ہی ڈال کر لے جائے۔ اگر کوئی واقعی پتھر لے جانا چاہتا ہو تو پھر وہ ایسے پتھر لے کر جائے جو کام آئیں جیسا کہ بعض پتھر خوبصورت ہوتے ہیں جو پیپر ویٹ یا بچوں کے کھیلنے کا کام دیتے ہیں۔ یاد رہے! لوگ اپنی دکانوں کے آگے یا اپنے مکانوں کے گملوں میں خوبصورت اور قیمتی پتھر بچھاتے ہیں ایسے پتھر (ان کی اِجازت کے بغیر) نہیں لے سکتے کیونکہ وہ ان کی مِلک ہوتے ہیں۔ اسی طرح گورنمنٹ کے پتھر بھی نہیں لے کر جاسکتے جیسا کہ سڑکیں بن رہی ہوتی ہیں تو سڑکوں کے پتھر بھی نہیں لے جاسکتے۔ نیز اصل رِوایت سے پتھر ہی مُراد ہوں یہ بھی ضَروری نہیں ہے۔ (3)

عالَمِ بَرزخ سے کیا مُراد ہے؟

سُوال: عالَمِ بَرزخ سے کیا مُراد ہے؟

---

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۵۴ ملخصاً۔ بہارِ شریعت میں ہے: بہتان کی صورت میں توبہ کرنا اور مُعافی مانگنا ضَروری ہے بلکہ جن کے سامنے بہتان باندھا ہے ان کے پاس جا کر یہ کہنا ضَروری ہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا جو فُلاں پر میں نے بہتان باندھا تھا۔ (بہارِ شریعت، ۳/۵۳۸، حصہ:۱۶)

2 ...... شعب الایمان، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرۃ، ۳/۵۰۲، حدیث: ۴۲۰۴۔

3 ...... حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر ممکن ہو تو سفر سے واپسی پر اپنے گھر والوں اور اَعِزّہ واقربا کے لئے کھانے کی کوئی چیز یا جو بھی میسر ہو بطورِ تحفہ لیتا آئے کہ یہ سنّت ہے۔ نیز مَروی ہے کہ "(سفر سے لوٹنے والا) اگر کچھ بھی نہ پائے تو اپنی جھولی میں چند پتھر ہی ڈال لائے۔" رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد تحفہ پر اُبھارنے کے لئے بطورِ مُبالغہ ہے کیونکہ نگاہیں سفر سے آنے والے پر جمی ہوتی ہیں اور تحفہ لانے سے دِل خوش ہوتے ہیں تو خوشی کی تاکید کی وجہ سے تحفہ لانے کا اِستِحباب بھی تاکیدی ہو جائے گا اور تحفہ لے جانے میں اِس بات کا اِظہار بھی ہے کہ سفر میں اس کا دِل اہل وعیال اور اَعِزّہ واقربا کی یاد کی طرف متوجہ رہا۔ (احیاء العلوم، کتاب آداب السفر، الباب الاول فی الآداب من اول النھوض الی آخر الرجوع، الفصل الثانی فی آداب السفر... الخ، ۲/۳۱۳۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۲/ ۹۳۲)

www.dawateislami.net

جواب: مرنے سے لے کر قیامت قائم ہونے تک جو بیچ کا عرصہ ہے وہ عالَمِ برزخ کہلاتا ہے۔[1]

قیامت اور حشر میں کیا فرق ہے؟

سُوال: قیامت اور حشر میں کیا فرق ہے؟

جواب: حشر کا معنیٰ "اُٹھنا" ہے یعنی جب مُردے اُٹھیں گے تو وہ حشر ہے۔ حشر، قیامت اور مَحْشَر سب ایک ہی کو کہتے ہیں۔[2]

سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام ساری مخلوق سے افضل ہیں

سُوال: کیا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام نبیوں، رَسولوں اور فرشتوں سے افضل ہیں؟

(یوٹیوب کے ذریعے سُوال)

جواب: اللہ پاک ایک ہے اور وہی خالق ہے باقی سب مخلوق ہے کہ سبھی کو اسی نے پیدا فرمایا۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ساری مخلوق سے افضل ہیں۔ شاہ عَبْدُ الْعَزِیْز مُحَدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک رُباعی لکھی ہے:

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَ يَا سَيِّدَ الْبَشَرِ

مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ

لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ

بَعْد اَزْ خُدا بُزُرگ تُوئی قِصّہ مُخْتَصَر[3]

یعنی اے حسن و جمال والے! اے سارے انسانوں کے سردار! اے وہ جس کے مبارک چہرے کے نور سے چاند روشن ہے! اے وہ جس کی ثنا، توصیف اور تعریف ہم سے ممکن ہی نہیں ہے! مختصر یہ کہ اللہ پاک کی ساری مخلوق میں سب سے افضل آپ ہی کی ذات ہے۔ یاد رہے! "بزرگ" کے معنیٰ افضل، اعلیٰ اور بڑا ہیں۔

---

1 ..... تفسیر طبری، پ۱۸، المؤمنون، تحت الآیۃ: ۱۰۰، ۹/ ۱۲۳۔

2 ..... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۵۶۴۔

3 ..... کمالات عزیزی، حالات عزیزی، ص۳۴۔

www.dawateislami.net

مُقَدَّس اَوراق کے حوالے سے راہ نمائی

سُوال: جب مُقَدَّس اَوراق کا ڈبہ خالی کیا جاتا ہے تو اس میں سے کئی چیزیں ایسی نکلتی ہیں جن کا مُقَدَّس اَوراق سے کوئی تعلق نہیں ہوتا مثلاً کپڑے نکل آتے ہیں یا اس طرح کی کوئی اور چیزیں نکل آتی ہیں تو اس حوالے سے راہ نمائی فرما دیجیے۔

(نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: پوری پوری کتابیں نکلتی ہوں گی اور بعض اوقات بالکل فریش کتابیں بھی نکل آتی ہوں گی۔ کھجور کی گٹھلیاں نکلتی ہوں گی تو انہیں پھینکا نہ جائے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کسی نے مدینے شریف کی کھجور کی گٹھلیاں ڈالی ہوں۔ اسی طرح لوگ مُقَدَّس اَوراق کے ڈبوں میں مِسواکیں ڈال دیتے ہوں گے، یوں ہی چاکلیٹ اور بسکٹ کے کاغذ پر عربی یا اُردو لکھی ہوتی ہے جس کی وجہ سے اسے پھینکنے کو دِل نہیں کرتا یا بعض اوقات ڈبے کے گتّوں پر اگرچہ کچھ خاص نہیں لکھا ہوتا لیکن وہ مدینے شریف کے ہوتے ہیں جس کے باعث انہیں مُقَدَّس اَوراق کے ڈبوں میں ڈال دیا جاتا ہے، اگر ایسی چیزیں نکلیں تو سمجھ جانا چاہیے کہ ان کا تقدُّس ہو گا جبھی تو کسی نے انہیں مُقَدَّس اَوراق کے ڈبے میں ڈالا ہے۔ یاد رہے! چاکلیٹ اور بسکٹ کی پنّیاں وغیرہ جو بھی چیزیں ڈبوں میں سے نکلیں وہ سب دریا میں ٹھنڈی کر دی جائیں۔ میں نے یہ دیکھا ہے کہ پہلے دیگر ادارے مُقَدَّس اَوراق کے ڈبے لگاتے تھے تو انہیں خالی کرنے کے لیے تنخواہ دار آدمی بھی رکھتے تھے لیکن شاید کڑی نگرانی نہ ہونے کی وجہ سے ڈبے اتنا بھر جاتے تھے کہ اوپر تک کاغذات کی تھپیاں لگی ہوتی تھیں اور پھر کاغذ چُننے والے اس میں سے نکال کر اور بوری میں ڈال کر بیچ آتے تھے، پہلے اس طرح کے دھندے بھی ہوتے تھے اور اب بھی ہوتے ہوں گے کہ ظاہر ہے ہر بکس پر کوئی پہرے دار رکھنے سے رہے کہ کوئی نکال نہ سکے۔ بہرحال جتنا جلدی ہو سکے ڈبوں سے مُقَدَّس اَوراق نکال لیے جائیں کیونکہ یہ خطرہ موجود ہے کہ کاغذ بیچنے والے جاہل اور گنوار قسم کے جو لوگ ہوتے ہیں اور ان میں غیرِ مُسلِم بھی ہوتے ہوں گے یہ نکال کر بیچ سکتے ہیں۔

بغیر بتائے کیڑے والی لکڑی بیچنا کیسا؟

سُوال: ہم لکڑی کا کام کرتے ہیں، بعض اوقات لکڑی کے اندر کیڑا ہوتا ہے جسے ہم دو تین دِن تک دوائی ڈال کر ختم

www.dawateislami.net

کر دیتے ہیں تو گاہک کو کیڑے کے بارے میں بتائے بغیر لکڑی بیچنا کیسا ہے؟

جواب: لکڑی میں کیڑا تھا تو اس نے لکڑی کو کھایا بھی ہو گا جس کی وجہ سے لکڑی کی کوالٹی میں فرق آ گیا ہو گا لہٰذا گاہک کو یہ بتانا ہو گا کہ لکڑی میں کیڑا تھا جسے ہم نے دوائی ڈال کر مار دیا ہے۔ اگر اس طرح گاہک کو بتا کر لکڑی بیچیں گے تو ٹھیک ہے ورنہ کیڑے والی لکڑیاں بعض اوقات اندر سے کھوکھلی ہو کر کمزور ہو جاتی ہیں تو انہیں بیچنے کے لیے صرف کیڑے کو مار دینا کافی نہیں ہے۔

اِستغاثہ کیا ہوتا ہے؟

سُوال: اِستغاثہ کیا ہوتا ہے؟

جواب: اِستغاثہ کے معنیٰ "فریاد کرنا" ہے۔[1]

ایک رُکن میں تین بار ہاتھ اُٹھانے کا شرعی حکم

سُوال: فرض نماز کی جماعت کے ایک رُکن میں تین بار ہاتھ اُٹھا لینے سے کیا نماز ٹوٹ جائے گی؟ (یوٹیوب کے ذَریعے سُوال)

جواب: ایک رُکن میں تین بار ہاتھ اُٹھایا مثلاً بدن کے کسی حصے پر ہاتھ رکھا اور پھر اُٹھایا تو یوں اگر ایک رُکن میں تین بار ہاتھ اُٹھایا تو نماز ٹوٹ جائے گی اور اگر ہاتھ اُٹھا کر جسم کے کسی حصے پر رکھا اور پھر اُنگلیوں سے چند بار حرکت دی تو یہ ایک بار اُٹھانا ہی کہلائے گا۔[2] اگر کسی نے ہاتھ اُٹھا کر جسم کے کسی حصے پر رکھا اور پھر وہاں سے اُٹھا کر دوسرے اور تیسرے حصے پر رکھا تو یہ ایک رُکن میں تین بار اُٹھانا ہو گیا اس سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ یاد رکھیے! اگر تین سے کم بار ہاتھ اُٹھایا جیسا کہ کوئی قیام میں کھڑا ہے اور اس نے دو بار ہاتھ اُٹھایا اور رُکوع میں چلا گیا تو اب اسے پھر تین سے کم بار ہاتھ اُٹھانے کی نئے سرے سے اِجازت مل جائے گی۔ نماز چاہے فرض ہو یا سنت یا نفل، سب کے لیے یہی مسئلہ ہے۔

---

1 ...... اَلْاِسْتِغَاثَةُ هِيَ طَلَبُ الْعَبْدِ الْاِغَاثَةَ وَ الْمَعُوْنَةَ مِمَّنْ يَشْفَعُهُ وَيَدْفَعُ عَنْهُ عِنْدَ الْوُقُوْعِ فِيْ شِدَّةٍ وَنَحْوِهٖ اِستغاثہ کا مطلب یہ ہے کہ بندے کا کسی مشکل اور مصیبت میں پڑنے کے وقت کسی ایسی ہستی سے اِمداد اور دستگیری طلب کرنا جو اس کی حاجت پوری کرے اور مشکل آسان کر دے۔

(اعتقاد والمسائل، ص ۲۱ - ۴۶)

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۶۱۴، حصہ: ۳۔

www.dawateislami.net

کیا نوکر کے نماز نہ پڑھنے کا وبال سیٹھ پر آئے گا؟

سُوال: اگر نوکر نماز نہ پڑھے تو کیا اس کا وبال سیٹھ پر آئے گا؟

جواب: سیٹھ کو چاہیے کہ ملازم کو نیکی کی دعوت دے اور نماز پڑھنے کی تلقین کرے۔ بہر حال اگر ملازم نماز نہیں پڑھتا تو اس کا وبال سیٹھ پر نہیں آئے گا (جبکہ سیٹھ نوکر کو نماز پڑھنے سے روکتا نہ ہو)۔

کیا رات دو، ڈھائی بجے تہجد کی نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

سُوال: جب میں نمازِ عشا پڑھ کر سونے کے لیے بستر پر جاتا ہوں تو مجھے نیند نہیں آتی اور میں کروٹیں بدلتا رہتا ہوں یہاں تک کہ رات کے دو ڈھائی بج جاتے ہیں، کیا اس وقت تہجد کی نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

جواب: اللہ کریم آپ کی صحت اچھی کرے اور آپ کو نیند آجایا کرے۔ تہجد کے لیے عشا کی نماز پڑھ لینے کے بعد نیند شرط ہے، اگر ایک لمحے یا ایک سیکنڈ کے لیے بھی آپ کی آنکھ لگ گئی تو تہجد کا وقت شروع ہو جائے گا اور اگر دو ڈھائی بجے تک بالکل بھی نیند نہ آئی تو آپ کے لیے تہجد کا وقت شروع نہیں ہوا۔

سنتیں اور نوافل نہ پڑھنا کیسا؟

سُوال: اکثر لوگ نمازِ عشا میں صرف فرض اور وتر پڑھتے ہیں، سنتیں اور نوافل چھوڑ دیتے ہیں، ان کا ایسا کرنا کیسا ہے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: فرضوں کے بعد والی دو سنتیں مؤکدہ ہیں، اگر کوئی نہیں پڑھے گا تو یہ نفع میں نقصان ہے (سنّتِ مؤکدہ چھوڑنے کی عادت بنانے والا گنہگار رہے)۔ نیز عشا کے فرضوں سے پہلے والی چار سنتیں غیر مؤکدہ ہیں ان کا بھی بڑا ثواب ہے۔ اِسی طرح دو سنتوں اور وتر کے بعد دو دو نفل ہیں، اللہ پاک توفیق دے تو یہ بھی پڑھنے چاہئیں، ثواب ملے گا، اگر کوئی نہیں پڑھتا تو اس کو گناہ گار بھی نہیں کہیں گے۔

کیا نماز کی جگہ آیۃ الکرسی پڑھنا کافی ہو گا؟

سُوال: میرا ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس میں میری ریڑھ کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے اور میں گزشتہ 10 سال سے بستر پر ہوں،

نماز بھی نہیں پڑھ سکتا، نہ وُضو کر سکتا ہوں، مسلسل پیشاب آتا رہتا ہے، مجھے ایک صاحب نے بتایا کہ آپ ہر نماز کے وقت اَوّل آخر دُرُود شریف پڑھ کر آیۃ الکرسی پڑھ لیا کریں آپ کی نماز ہو جائے گی، کیا یہ دُرُست ہے؟

جواب: اللہ پاک پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے آپ پر رحم فرمائے، آپ کو شِفا عطا فرمائے کہ آپ اُٹھ کھڑے ہوں اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کے قابل ہو جائیں۔ پیشاب کی بھی بیماری ہے وہ رُکتا نہیں اور خود بخود نکلتا رہتا ہے، تو اِس مُعاملے میں گنجائش ہے لیکن نماز مُعاف نہیں ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اگر (نماز کا وقت شروع ہونے سے لے کر ختم ہونے تک) اتنا بھی وقت نہیں ملتا کہ پیشاب رُک جائے اور آپ فرض نماز پڑھ سکیں اور پورا وقت اسی طرح گزر جاتا ہے تو یہ شرعی عُذر قرار پائے گا اور آپ مَعْذُورِ شرعی ہو جائیں گے لہٰذا اب (آخری وقت میں) وُضو کر کے نماز پڑھ لیں، پھر دوسری نماز کا وقت آیا تو اس میں کم از کم ایک بار بھی اس طرح پیشاب نکل گیا تو آپ مَعْذُور ہی رہیں گے۔ اگر کسی بھی نماز کا ایسا وقت گزرا کہ اس میں ایک بار بھی اس طرح پیشاب نہیں نکلا تو یہ عُذر ختم ہو جائے گا اور آپ مَعْذُورِ شرعی نہیں رہیں گے۔ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کتاب "نماز کے اَحکام" میں شرعی مَعْذُور کا مسئلہ لکھا ہوا ہے یہ کتاب منگوالیں اور اس مسئلے کو سمجھ لیں نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائیٹ پر بھی یہ کتاب موجود ہے وہاں سے بھی یہ مسئلہ دیکھا جا سکتا ہے۔

اگر کرسی پر نماز پڑھیں گے جیسے کوئی اُٹھا کر کرسی پر بٹھا دیتا ہے تو اس کے مَسائل جاننے کے لیے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کا رِسالہ "کرسی پر نماز پڑھنے کے اَحکام" منگوا لیجیے اس میں کافی مَسائل لکھے ہوئے ہیں انہیں اچھی طرح سمجھ کر ان کے مُطابق کرسی پر نماز پڑھیے۔ بہر حال آپ واقعی تکلیف میں ہیں، مجھے آپ سے ہمدردی ہے، اللہ پاک اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے آپ کو شِفا دے۔ ہمت رکھیے گا، اللہ کی رضا پر راضی رہیے گا اور گلہ شکوہ مَت کیجئے گا۔ آپ کا خوفِ خُدا ہے جو آپ نے سُوال کیا۔ یاد رکھیے! دُرُود شریف یا آیۃ الکرسی پڑھنے سے یہ نمازیں مُعاف ہو جائیں ایسا کچھ بھی نہیں ہے، نماز تو پڑھنی ہی پڑھنی ہے۔

مہر کی شرعی مقدار اور جہیز دینے کا حکم

سُوال: آج کل دیکھنے میں آ رہا ہے کہ شادیوں میں جہیز لینے کے لیے بڑی فرمائشیں کی جاتی ہیں اور اس میں کسی قسم کا

پچھتاوا بھی نہیں ہوتا بلکہ دونوں ہاتھوں سے جہیز لیا جاتا ہے اور بڑی فرمائشیں کی جاتی ہیں کہ فلاں چیز بڑی دیدو یا اچھی کمپنی کی دیدو اگر اس میں مزید پیسے ڈالنے ہوں تو ہم دیدیں گے وغیرہ، لیکن جب حقِ مہر کی بات آتی ہے تو یہی لوگ شریعت کو پکڑ لیتے ہیں کہ شریعت ہاتھ سے نہ چُھوٹ جائے۔ اس حوالے سے راہ نمائی فرما دیجیے، نیز یہ بھی اِرشاد فرمایئے کہ شرعی طور پر مہر کتنا ہونا چاہیے اور اس وقت کے حساب سے شرعی مہر کتنا بنتا ہے؟

جواب: مہر کی کم سے کم مِقدار دو تولے ساڑھے سات ماشہ (30 گرام 618 ملی گرام) چاندی یا اس کی رَقم ہے[1] زیادہ کی کوئی حد نہیں، جتنا رکھنا چاہیں رکھ سکتے ہیں۔ جہاں تک بیٹی کو جہیز دینے کا مُعاملہ ہے تو ماں باپ جو جہیز کی صورت میں اپنی بیٹی کو دیتے ہیں یہ دینا سنّت ہے، خاتونِ جنّت حضرت سَیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو بھی جہیز دیا گیا تھا اور یہ بات بچے بچے کو معلوم ہے۔ بعض سماجی اِداروں والے جہیز کو مَعَاذَ اللہ لعنت کہتے ہیں یہ بالکل غلط ہے۔ البتہ جہیز کے لیے سامنے والوں کا مُطالبہ کرنا کہ یہ بھی چاہیے وہ بھی چاہیے یہ سب غَلَط ہے۔ اس صورت میں والدین ان کے شر سے بچنے کے لیے یہ سب دیں گے اور ان پر بوجھ پڑے گا اور ان کا دِل بھی پریشان ہو گا لہٰذا ایسا مُطالبہ ہر گز نہ کیا جائے۔ اس طرح مانگنا اپنی ذات کے لیے مانگنا ہے یہ اور بھی غَلَط ہے کہ سُوال کرنا ہے۔ دینے والوں نے اس لیے دیا کہ اگر نہیں دیں گے تو یہ لوگ ہماری بچی کو طعنے دیں گے کہ تیری ماں نے دیا کیا ہے؟ شوہر، ساس یا جس کی وجہ سے بھی اس طرح کچھ دیا جائے گا وہ رِشوت کہلائے گا۔

خاندان میں رائج بے جا لین دین کے نقصانات

(نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) بعض لوگوں میں جو لینے دینے کے مُعاملات ہیں یا چیزوں کی ڈیمانڈ کرنے کا سلسلہ ہے چاہے وہ لڑکے والوں کی طرف سے ہو یا لڑکی والوں کی طرف سے، یہ سامنے والے کو آزمائش میں ڈال دیتا ہے اور نہ دینے کی صورت میں جو مَسائل پیدا ہوتے ہیں وہ ایک الگ مُعاملہ ہے۔ نیز یہ صِرف شادی بیاہ کے موقع پر ہی نہیں ہوتا بلکہ دِیگر مَواقع پر بھی ان آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے مثلاً اس سال (۱۴۴۰ھ) جو حُجّاجِ کرام حج کر کے آئے ان میں بھی کئی ایسے ہوں گے جن بے چاروں کو ان مَسائل کا سامنا کرنا پڑا ہو گا کہ سُسرال والوں کو یہ دینا ہے، گھر والوں کو وہ دینا ہے

[1] ...... بہارِ شریعت، ۲ / ۶۴، حصہ: ۷۔

وغیرہ وغیرہ۔ ہوسکتا ہے حج سستا پڑا ہو لیکن یہ لین دین مہنگا پڑ گیا ہو، اتنا کچھ کرنے کے باوجود بھی یہ سننے کو ملے کہ فلاں چیز میں یہ کمی ہے تو فلاں میں وہ، یہ کپڑا صحیح نہیں ہے اور اس چیز میں یہ مسئلہ ہے! اگر وہ صرف کھجور و آبِ زَم زَم پر اِکتفا کرنے کا سوچے تو یہ لوگوں کے لیے قبول کرنا ہی بہت مشکل ہو گا۔ بعض بَرادریوں میں ان باتوں پر قابو پانے کے لیے اُصول بنائے جاتے ہیں لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ یہ اُصول بنانے والے خود بھی ان پر نہیں چل پاتے اور جب یہ خود ہی نہیں چل پاتے تو دوسروں کو بھی نہیں چلا پاتے اور یوں مَسائل سامنے آتے ہیں۔

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) چند سال پہلے ہماری بَرادری کے ایک میمن نے مجھے بتایا کہ میں حج کے لیے نہیں جا پا رہا کیونکہ جاؤں گا تو لین دین کے مُعاملات کا سامنا کرنا پڑے گا کہ بہن کو یہ دو، ماں کو وہ دو یعنی حج کا خرچہ تو اپنی جگہ لیکن یہ جو اِضافی خرچے ہیں ان کا میں کیا کروں گا؟ یہ ہے خاندان میں رائج لین دین کے مُعاملات کا وبال۔

دعوتوں میں وَن ڈِش سسٹم رائج ہونا مفید ہے

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) بعض برادریوں کے بارے میں پتا چلا تھا کہ ان لوگوں میں ایک سے زائد کھانے کرنے پر پابندی ہے اور یہ بھی طے ہے کہ کون سی ڈِش کھلانی ہے اور کس طرح کھلانی ہے۔ اس سے سمجھ آتا ہے کہ اگر برادری والے اس طرح کی کچھ پابندی لگائیں اور عمل بھی کریں تو کافی مَسائل حل ہو سکتے ہیں لیکن بات وہی ہے کہ جب یہ پابندیاں لگانے والوں کے خود اپنے سر پر آتی ہے تو ان کے اپنے ہی گھر والے مَسائل کھڑے کر دیتے ہیں اور یہ بے چارے آزمائش میں آجاتے ہیں۔ (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اوکھائی میمنوں میں شادی کے موقع پر ساری بَرادری کو دعوت دی جاتی تھی اور کھانے میں دال چاول ہوتے تھے۔ ان کے دال چاول واقعی بڑے لذیذ ہوتے تھے اور سستے میں ہو جاتے تھے۔ اب معلوم نہیں کہ کیا سلسلہ ہو گا کیونکہ آہستہ آہستہ خرابیاں آتی جا رہی ہیں، لوگ نہ جانے کیا کیا چیزیں شامل کر دیتے ہیں اور ان کی وجہ سے غریب آدمی پِس جاتا ہے، گویا یہ چیزیں تو ضَروری ہو چکی ہیں یعنی کھانے میں 100 طرح کی ڈشیں نہ ہوں تو بدنام ہو جائے گا اور بُرا بھلا سننا پڑے گا لہٰذا اس سے بچنے کے لیے بے چارہ قرض لے گا اگرچہ سودی قرض لینا پڑے مگر وہ لے گا اور یہ سب کرے گا۔

www.dawateislami.net

کیا سفرِ حج کے لیے ایک مَرد کئی عورتوں کے لیے محرم بن سکتا ہے؟

سُوال: اگر گھر کے اَفراد حج پر جا رہے ہوں جن میں آٹھ دس عورتیں اور دو تین مَرد ہوں جیسے کسی سے بہن کا رِشتہ ہے کوئی زوجہ ہے یا والدہ ہے تو یہ دو تین مَرد ان تمام عورتوں کے محرم بننے کے لیے کافی ہوں گے؟ اسی طرح چار پانچ عورتوں کا گروپ ہو اور صِرف ایک یا دو ہی مَرد ہوں تو یہ ایک محرم ان سب کے لیے کافی ہو گا؟

جواب: اگر محرم قابلِ اِطمینان ہے اور وہ واقعی محرم ہے یعنی اس سے ایسا خونی رِشتہ ہے جس کی وجہ سے کبھی بھی اس سے نکاح نہیں ہو سکتا تو وہ ایک ہی محرم کافی ہو گا۔ بعض اوقات مَرد محرم نہیں ہوتا اسے محرم سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح بیوی کے لیے شوہر ہو تو کافی ہے لوگ شوہر کو بھی محرم بولتے ہیں حالانکہ شوہر اپنی بیوی کا محرم نہیں ہوتا اس کے لیے شوہر ہی کی اِصطلاح ہے۔

کبوتر کا گھونسلا نوچنا کیسا؟

سُوال: کبوتر جہاں بیٹھے ہوئے ہوں وہاں سے انہیں ہٹا دینا یا انہوں نے کسی گھر میں اپنا گھونسلا بنایا تو اس گھونسلے کو توڑ کر پھینک دینا یا ان کے بچوں کو آزاد کر دینا کیسا؟

جواب: اگر بچے چھوٹے ہیں تو ان کے بڑے ہونے کا اِنتظار کرنا ہو گا کہ وہ بڑے ہو کر اُڑ جائیں کیونکہ بچوں کے ہوتے ہوئے گھونسلا نوچیں گے تو بچے بے گھر ہو جائیں گے۔ ہاں اگر بچے نہیں ہیں تو گھونسلا نوچ سکتے ہیں۔

جنّت اور جہنم کے دَروازے

سُوال: جس طرح جنّت کے کئی دَروازے ہیں کیا جہنم کے بھی کئی دَروازے ہیں یا ایک ہی دَروازہ ہے؟ نیز جس طرح جنّت میں نیکیوں کے الگ الگ دَروازے ہیں تو کیا جہنم میں بھی الگ الگ دَروازے ہیں؟

جواب: جہنم کے سات طبقات ہیں جن کا الگ الگ دَروازہ ہے۔ قرآنِ کریم میں ہے: ﴿لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ۠﴾ (پ۱۴، الحجر: ۴۴) ترجمۂ کنز الایمان: "اس کے سات دَروازے ہیں، ہر دَروازے کے لیے ان میں سے ایک حصہ بٹا ہوا ہے۔" تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: جہنم کے سات طبقے ہیں، ان طبقات کو دَرکات بھی کہتے ہیں اور ہر طبقے کا ایک

www.dawateislami.net

دَروازہ ہے۔ پہلا طبقہ جَہَنَّم، دوسرا طبقہ لَظٰی، تیسرا طبقہ حُطَمَہ، چوتھا طبقہ سَعِیر، پانچواں طبقہ سَقَر، چھٹا طبقہ جَحِیم، ساتواں طبقہ ہَاوِیَہ ہے۔[1] اور جنتیں کل آٹھ ہیں۔[2]

غسل کے بعد مَیِّت کے جسم سے نجاست نکلے تو کیا دوبارہ غسل دینا ہوگا؟

سُوال: مَیِّت کو غسل دینے کے بعد جب اس کو ڈولی میں منتقل کرتے ہیں تو بعض اوقات نجاست نکل آتی ہے، اب اسے دوبارہ غسل دیا جائے گا یا اسی طرح دفنا دیا جائے گا؟

جواب: دوبارہ غسل دینے کی حاجت نہیں ہے، جو گندگی ہو اسے دھو لیا جائے۔[3]

کیجیے رضا کو حشر میں خنداں مثالِ گل

سُوال: اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے اِس شعر کی وضاحت فرما دیجیے:

ان دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں

کیجیے رضا کو حشر میں خنداں مثالِ گل (حدائقِ بخشش)

جواب: ان دو سے مُراد حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن اور حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا ہیں۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ان دونوں کا صدقہ بارگاہِ رسالت میں پیش کیا ہے کہ جن کو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دو پھول فرمایا۔[4] خندہ کے معنیٰ ہیں ہنستا ہوا، یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے ان دو پھولوں کے صدقے میں رضا پر ایسا کرم کیجیے کہ رضا بھی قیامت کے دِن پھول کی طرح مسکرا رہا ہو۔

قبر روشن کرنے کے لیے کیا کریں؟

سُوال: ہم قبر میں اندھیرے سے بچنے کے لیے کیا عمل کریں کہ قبر کا اندھیرا دور ہو جائے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

---

1 ...... صراط الجنان، پ۱۴، الحجر، تحت الآیۃ: ۴۴، ۵ / ۲۳۲۔

2 ...... تفسیر روح البیان، پ۲۱، السجدۃ، تحت الآیۃ: ۱۹، ۷ / ۱۲۲۔

3 ...... فتاوی ہندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ۱ / ۱۵۸۔

4 ...... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، باب مناقب الحسن والحسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، ۲ / ۵۴۷، حدیث: ۳۷۵۳۔

www.dawateislami.net

جواب: اگر روزانہ رات کو سورۃُ الملک پڑھنے کی عادت بنالیں تو اِنْ شَآءَ اللہ قبر کے عذاب سے نجات ملے گی[1] کیونکہ اس سورت کا ایک نام مُنْجِیَہ یعنی نجات دِلانے والی بھی ہے۔[2] غروبِ آفتاب کے بعد رات شروع ہو جاتی ہے اس وقت یہ سورت پڑھی جائے۔

کیا بچہ اپنی نیکیوں کا ثواب اِیصال کر سکتا ہے؟

سُوال: میں مُحَرَّمُ الْحَرام کی پہلی شَب سے روزانہ سورۃُ الملک کی تلاوت کر رہا ہوں، کئی مرتبہ یہ تلاوت ہو چکی ہے، کیا میں اس کا اِیصالِ ثواب کر سکتا ہوں؟ (دارُ المدینہ کے KG کلاس کے ایک طالبِ علم کا سُوال جن کی عمر پانچ سال ایک ماہ ہے)

جواب: بچہ نیکی کرے تو وہ قبول ہوتی ہے اور وہ اس کا اِیصالِ ثواب بھی کر سکتا ہے۔ آپ بھی سورۂ ملک کا اِیصالِ ثواب کر سکتے ہیں، اسی طرح اگر تلاوت کرنے کی عادت بن جائے تو کیا ہی بات ہے۔ آپ روزانہ اس کی تلاوت کیا کریں اور سارا سال پڑھتے رہیں، اِنْ شَآءَ اللہ ثواب ملتا رہے گا۔ وہ لوگ غور کریں جن کو دیکھ کر بھی قرآن پڑھنا نہیں آتا کہ پانچ سال کا بچہ روزانہ سورۂ ملک زبانی پڑھے اور ہم اتنے بڑے ہو کر دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکیں۔

دَرس و بیان سے پہلے پڑھے جانے والے خطبہ کا معنٰی

سُوال: بیان سے پہلے ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط“ کیوں پڑھا جاتا ہے اور اس کا کیا معنٰی ہے؟ (بنگلہ دیش سے سُوال)

جواب: ہمارے مَدَنی ماحول میں بیان شروع کرنے کا یہ اَنداز ہے، اِس میں اللہ پاک کی تعریف بھی ہے اور دُرُودِ پاک بھی۔ اللہ پاک کی حمد یعنی تعریف اور دُرُودِ پاک سے نیک کام شروع کرنے کے فَضائل ہیں انہیں حاصل کرنے کے لیے بیان سے پہلے اِس طرح پڑھتے ہیں۔ یہ سب حمد و صلوٰۃ ہے، اس کا معنٰی یہ ہے: ساری خوبیاں اللہ پاک کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پَروردگار یعنی پالنے والا ہے اور تمام رَسولوں کے سردار پر دُرُود و سَلام ہوں۔ اس کے بعد، میں اللہ پاک کی پناہ

---

1 ..... مستدرک، تفسیر سورۃ الملک، المانعۃ من عذاب القبر سورۃ الملک، ۳/ ۳۲۲، حدیث: ۳۸۹۲۔

2 ..... تفسیر قرطبی، پ۲۹، الملک، ۹/ ۱۵۵، الجزء: ۱۸۔

www.dawateislami.net

مانگتا ہوں شیطان مردود سے، اللہ پاک کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے۔

ماں باپ کی تعظیم نہ کرنے یا انہیں تکلیف دینے کا نتیجہ

سُوال: کچھ لوگ اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرتے ہیں بلکہ ان کے ساتھ بہت بُرا سلوک کرتے ہیں، آپ ان کے لیے ایسی نصیحتیں اِرشاد فرمادیں کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اس رویے کو ختم کردیں۔

جواب: ماں باپ کا دِل دُکھانے اور ان کی نافرمانی کرنے والوں کو دُنیا میں بھی سزا ملتی ہے اور وہ آخرت میں بھی سزا کے حق دار ہوتے ہیں۔ یاد رکھیے! ماں باپ کی فرماں بَرداری لازمی فرض ہے اور ان کی نافرمانی گناہ ہے۔ ماں باپ کی اِطاعت کے حوالے سے کافی آیات اور رِوایات موجود ہیں۔ ماں باپ کی اَہمیت کا اَندازہ اِس حدیثِ پاک سے کیجیے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَات (جنّت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے) [1] یعنی ان کے ساتھ بھلائی کرنا جنّت میں داخلے کا سبب ہے، جو بھلائی کرے گا وہ جنّت میں جائے گا۔ بہارِ شریعت میں ہے: جس نے اپنی والدہ کا پاؤں چُوما تو یہ ایسا ہے جیسے جنّت کی چوکھٹ یعنی دَروازے کو بوسہ دیا۔[2] ماں باپ کے سامنے آواز بھی بلند نہیں کرنی چاہیے، نظریں نیچی رکھنی چاہئیں، ان کو دور سے آتا دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جانا چاہیے، ان سے آنکھیں مِلا کر ہرگز بات نہیں کرنی چاہیے، جب یہ بُلائیں تو لَبَّیْك کہتے ہوئے فوراً حاضر ہو جانا چاہیے، ان کے ساتھ تمیز سے آپ جناب کر کے بات کرنی چاہیے اور ان کی آواز پر اپنی آواز بلند نہیں کرنی چاہیے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عون رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی والدہ نے آپ کو بلایا تو جواب دیتے وقت آپ کی آواز کچھ بلند ہو گئی تو آپ نے اس کی وجہ سے دو غُلام آزاد کیے۔[3]

دیکھا آپ نے! حضرتِ سَیِّدُنا عون رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے صِرف والدہ کی آواز سے اپنی آواز بلند ہونے پر دو غُلام آزاد کر دیئے، جو لوگ ماں باپ کی اہمیت نہیں جانتے انہیں اس سے دَرس حاصِل کرنا چاہیے۔ یاد رکھیے! ماں باپ کی فرماں بَرداری

---

1 ...... مسند شہاب، الباب الاول، الجنة تحت اقدام الامهات، ۱/۱۰۲، حدیث: ۱۱۹۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۴۴۵، حصہ ۱۶۔

3 ...... حلیة الاولیاء، عبد اللہ، ۴/۴۵، رقم: ۳۱۰۳۔ اللہ والوں کی باتیں (مترجم)، ۴/۵۹۔

www.dawateislami.net

کرنے کے بڑے فَضائل اور نافرمانی میں عذاب کی وَعیدات بھی ہیں۔ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے رِسالے ”سمندری گنبد“ میں لکھا ہے: منقول ہے کہ ایک شخص کو اس کی ماں نے آواز دی مگر اس نے جواب نہیں دیا، اس پر اس کی ماں نے اسے بددُعا دی تو وہ گونگا ہو گیا۔[1] غور کیجیے کہ اس کے لیے کتنی بڑی آفت آئی واقعی یہ تو گونگا ہی سمجھ سکتا ہے کہ اس کے لیے کتنی مشکل ہوتی ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ماں باپ کی اِطاعت و فرماں برداری کریں ورنہ دُنیا میں بھی عذاب ہے اور آخرت میں بھی عذاب ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا امام احمد بن حجر مکی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: معراج کی رات میں نے کچھ لوگ دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ بتایا گیا یہ وہ لوگ ہیں جو دُنیا میں اپنے باپوں اور ماؤں کو بُرا بھلا کہتے تھے۔[2] بہر حال جنہوں نے ماں باپ کو ستایا ہے وہ توبہ کریں، اپنے ماں باپ کو راضی کریں اور مُعافی بھی مانگیں۔ اگر ماں باپ دور ہیں تو فون یا کسی بھی طرح رابطہ کر لیں ان کے گھر پہنچ کر پاؤں پکڑ کر راضی کریں، یہ راضی ہیں تو آپ کی جنّت ہے لہٰذا ان کو راضی کریں اور ان کے جو بھی جائز مُطالبات ہوں وہ پورے کریں۔

شکار کرنا کیسا؟

سُوال: شکار کرنا کیسا؟

جواب: اگر کوئی ضَرورت کی وجہ سے شکار کرتا ہے مثلاً شکار کر کے اسے کھائے گا، بیچے گا یا دوا کے طور پر اِسْتِعْمال کرے گا تو جائز ہے اور اگر شکار سے صِرف تَفریح مقصود ہے، نہ اسے کھانا ہے اور نہ بیچنا ہے صِرف کھیل کے طور پر ایسا کر رہا ہے تو اس کو اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حرام لکھا ہے کہ اِس میں بِلاوجہ صرف تَفریح کے لیے جاندار کی جان چلی جاتی ہے۔[3]

---

1. ...... برالوالدین للطرطوشی، ص۷۹۔
2. ...... الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثانیۃ بعد الثلاثمائۃ: عقوق الوالدین... الخ، ۲/۱۳۹۔ جہنم میں لے جانے والے اعمال (مترجم)، ۲/۲۶۵۔
3. ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۰/۳۴۱۔

www.dawateislami.net

وَساوِس کے شکار لوگ کبھی مطمئن نہیں ہوتے

سُوال: غسل کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ جسم پر بال برابر بھی کوئی جگہ خشک نہیں رہنی چاہیے تو غسل میں جب سارے بدن پر پانی بہالیا اب دِل کیسے مطمئن ہو کہ جسم کا کوئی بال بھی خشک نہیں ہے؟

جواب: وَساوِس کے شکار لوگ مطمئن نہیں ہوتے۔ جسم پر جب اچھی طرح پانی بہالیا تو اب وَسوسوں کا شکار ہونے کی ضَرورت نہیں ہے کہ یہ جگہ خشک رہ گئی یا وہ جگہ خشک رہ گئی، جیسے پیٹھ دِکھائی نہیں دیتی اور دوسروں کو دِکھانے کی بھی کوئی صورت نہیں ہوسکتی تو خوب اچھی طرح پانی بہانے کے بعد وَسوسوں کا شکار نہ ہوا جائے۔ اب تو شاور آگئے ہیں ان سے کافی آسانی ہوگئی ہے۔

جس کی مُرغی انڈا بھی اُسی کا

سُوال: جو مُرغی دانہ کسی اور کے گھر میں کھا کر انڈے ہمارے گھر میں دے تو وہ انڈے ہمارے لیے حلال ہیں یا حرام؟

جواب: وہ انڈے حلال ہیں اور جس کی مُرغی ہے انڈا بھی اسی کا ہوگا۔ جس کے گھر مُرغی دانے کھائے ہیں وہ انڈا اس کا نہیں ہوگا۔

گدا اور کارپیٹ پاک کرنے کا طریقہ

سُوال: بیڈ کا گدا یعنی فوم اگر ناپاک ہو جائے تو اسے کس طرح پاک کریں گے کیا صِرف اوپر سے سُوکھے کپڑے سے صاف کر دیں تو پاک ہو جائے گا؟

جواب: اگر اس پر سُوکھا کپڑا بچھا دیا جائے اور اس کپڑے پر بندہ بیٹھتا ہے یا کوئی وِرد وَظیفہ کرتا ہے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ویسے بھی کوئی شخص فوم کے گدّے پر نماز تو پڑھتا نہیں۔ عموماً گدا وغیرہ اس وقت ناپاک ہوتا ہے جب بچہ اس پر پیشاب کر دیتا ہے تو اسے اِستعمال کرنے کے لیے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بہتے پانی میں اسے چھوڑ دیا جائے مثلاً اس کا جو حصّہ ناپاک ہوا ہے اس پر اتنا پانی بہائیں کہ وہ چاروں طرف سے بھیگ جائے اور پاک کرنے والے کا خیال جم جائے کہ پانی نجاست کو بہا کر لے گیا ہے اب یہ پاک ہو جائے گا۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک بار اسے دھو کر لٹکا دیں کہ پانی کا

www.dawateislami.net

آخری قطرہ ٹپک جائے، پھر دوسری بار بھی اِسی طرح دھوکر لٹکا دیں کہ پانی کا آخری قطرہ ٹپک جائے، تیسری بار بھی اسی طرح کریں کہ آخری قطرہ ٹپک جائے اب یہ پاک ہو جائے گا۔ اس میں آزمائش ہے لیکن پاک کرنا بھی ضَروری ہے لہٰذا جو طریقہ ممکن ہو اس کے ذَریعے پاک کیا جائے۔ یہی طریقہ کارپیٹ پاک کرنے کا بھی ہے۔ نیز بعض کپڑے بہت کمزور ہوتے ہیں کہ ان کو نچوڑنا ممکن نہیں ہوتا انہیں پاک کرنے کے لیے بھی یہی طریقے اِختیار کیے جاسکتے ہیں۔[1]

لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا

سُوال: کسی کو ہنسانے کے لیے مذاق میں جھوٹ، غیبت یا تہمت کا سہارا لے سکتے ہیں؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: جی نہیں! ایسا کرنا گناہ ہے۔ آج کل جھوٹے چٹکلے بہت چل رہے ہیں یہ سب گناہ ہیں۔ جیسے کومیڈین، لوگوں کو ہنساتے ہیں یا کتابوں اور اخباروں میں ویسے ہی بے مقصد چٹکلے لکھے ہوتے ہیں جن کا مقصد صِرف سامنے والے کو ہنسانا ہوتا ہے یہ نہیں ہونے چاہئیں۔ رِوایت میں ہے: جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی بات کرتا ہے تو وہ جہنم کی گہرائی میں گرتا ہے۔[2] البتہ بعض جھوٹے چٹکلے ایسے بھی ہوتے ہیں جن سے مقصود ہنسانا نہیں ہوتا بلکہ عبرت یا سبق آموز بات سمجھانا ہوتا ہے اور سنانے والے کی نیت بھی یہی ہوتی ہے تو ان میں جواز کی گنجائش ہوگی۔

❁❁❁

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	ایک ہی دوست پر دعوت کا بوجھ نہ ڈالتے رہیں	3
دوست کیسے بنایا جائے؟	1	کیا ہمیں بھی دوسروں کو دعوتِ اسلامی کے ماحول سے قریب کرنا چاہیے؟	3
دوست سے مدد کی توقع رکھنا کیسا؟	2	کیا صِرف زبان سے محبت کا اِظہار کافی ہے؟	4

---

1 ...... کپڑے پاک کرنے کا طریقہ مع نجاستوں کا بیان، ص ۳۴۔

2 ...... کتاب الزھد لابن المبارک، باب من کذب فی حدیثہ لیضحک بہ القوم، ص ۲۵۵، حدیث: ۳۷۶۔

www.dawateislami.net

امام زَیْنُ الْعَابِدِیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو جنگ کرنے کی اِجازت نہ ملنے کی وجہ	5
دُنیا میں ملنے والی نعمت آخرت کی 100 نعمتیں کم کر دیتی ہے	6
نیاز کے کھانے میں غریبوں کو بھی شریک کیجیے	6
گناہوں بھری رُسومات ختم کرنے کا طریقہ	7
قرآنِ پاک میں مور کا پَر رکھنے میں کوئی حَرَج نہیں	8
مور کے پَر کے ساتھ چینی رکھنا کیسا؟	8
کیا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رَسُول بھی تھے؟	9
رَسُول اور نبی میں کیا فرق ہے؟	9
امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو ابو حنیفہ کہنے کی وجہ	9
کھانا کھاتے وقت بولنا کیسا؟	9
حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کتنا عرصہ بیمار رہے؟	10
اَولیائے کِرام سے مُردے زندہ کرنے کا ثبوت	11
کسی کو بُرا بھلا کہا تو تلافی کس طرح کی جائے؟	11
سفر سے واپسی پر تحفہ لانا سُنَّت ہے	12
عالَمِ بَرزخ سے کیا مُراد ہے؟	12
قیامت اور حشر میں کیا فرق ہے؟	13
سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ساری مخلوق سے افضل ہیں	13
مُقَدَّس اَوراق کے حوالے سے راہ نمائی	14
بغیر بتائے کیڑے والی لکڑی بیچنا کیسا؟	14
اِستغاثہ کیا ہوتا ہے؟	15
ایک رُکن میں تین بار ہاتھ اُٹھانے کا شرعی حکم	15
کیا نوکر کے نماز نہ پڑھنے کا وبال سیٹھ پر آئے گا؟	16
کیا رات دو، ڈھائی بجے تہجد کی نماز پڑھی جا سکتی ہے؟	16
سُنَّتیں اور نوافل نہ پڑھنا کیسا؟	16
کیا نماز کی جگہ آیَۃُ الْکُرْسِی پڑھنا کافی ہوگا؟	16
مہر کی شرعی مقدار اور جہیز دینے کا حکم	17
خاندان میں رائج بے جا لین دین کے نقصانات	18
دعوتوں میں وَن ڈش سسٹم رائج ہونا مفید ہے	19
کیا سفرِ حج کے لیے ایک مرد کئی عورتوں کے لیے محرم بن سکتا ہے؟	20
کبوتر کا گھونسلا توڑنا کیسا؟	20
جنَّت اور جہنم کے دروازے	20
غسل کے بعد مَیِّت کے جسم سے نجاست نکلے تو کیا دوبارہ غسل دینا ہوگا؟	21
کیجیے رضا کو حشر میں خنداں مثالِ گل	21
قبر روشن کرنے کے لیے کیا کریں؟	21
کیا بچہ اپنی نیکیوں کا ثواب ایصال کر سکتا ہے؟	22
دَرس و بیان سے پہلے پڑھے جانے والے خطبہ کا معنیٰ	22
ماں باپ کی تعظیم نہ کرنے یا انہیں تکلیف دینے کا نتیجہ	23
شکار کرنا کیسا؟	24
وَسوَسوں کے شکار لوگ کبھی مطمئن نہیں ہوتے	25
جس کی مُرغی انڈا بھی اُسی کا	25
گدا اور کارپیٹ پاک کرنے کا طریقہ	25
لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا	26

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر الطبری	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر القرطبی	علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر الخازن	علامہ علاء الدین علی بن محمد بغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	المطبعۃ المیمنیۃ مصر ۱۳۱۷ھ
روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
تفسیر نسفی	امام عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
المستدرک علی الصحیحین	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
مسند الشہاب	قاضی ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ قضاعی، متوفی ۴۵۴ھ	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۴۰۵ھ
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
کتاب الزھد	عبد اللہ بن المبارک، متوفی ۱۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
ابن عساکر	امام علی بن حسن المعروف ابن عساکر، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت
الکامل لابن عدی	امام ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی، متوفی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الزواجر	امام ابن حجر الہیتمی، متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت
احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
حجۃ اللہ علی العالمین	امام یوسف بن اسماعیل نبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ	مرکز اہل سنت برکات رضا ھند
تذکرۃ الانبیاء	قاضی عبد الرزاق چشتی بھترالوی	ضیاء العلوم پبلی کیشنز راولپنڈی
تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار، متوفی ۶۲۷ھ	انتشارات گنجینہ تہران
نبراس	علامہ محمد عبد العزیز فرہاری، متوفی ۱۲۳۹ھ	ملتان
بر الوالدین للطرطوشی	ابو بکر محمد بن الولید بن خلف القرشی الطرطوشی، متوفی ۵۲۰ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت
کمالات عزیزی	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی، متوفی ۱۲۳۹ھ	کراچی
العقائد والمسائل (عربی و اردو)	مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی	مکتبہ تنظیم المدارس لاہور
الفتاوی الھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ھند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
ملفوظات اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
کپڑے پاک کرنے کا طریقہ مع نجاستوں کا بیان	امیرِ اہلِ سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **”غورِ فکر“** کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: **”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“** اِنْ شَآءَ اللّٰه۔ اپنی اِصلاح کے لیے **”مَدَنی اِنعامات“** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **”مَدَنی قافلوں“** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net